96588 ـ گھر میں گھنٹی اور الارم والی گھڑی استعمال کرنا

سوال

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ الارم والی گھڑی حرام ہے، کیونکہ اس میں موسیقی ہے، کیا یہ بات صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس قافلہ میں کتا اور گھنٹی ہو اس کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2113).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" گھنٹی مزمار شیطان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2114).

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

گھنٹی کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ: گھنٹی سے فرشتوں کی نفرت کا باعث یہ ہے کہ یہ ناقوس کے مشابہ ہے، یا پھر ان لٹکانے والی اشیاء میں ہے جس سے منع کیا گیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے اس کا سبب آواز کی کراہت ہے، اور اس کی تائید مزامیر شیطان والی روایت کرتی ہے " انتہی.

اس کی آواز سے کراہت کا سبب یہ ہے کہ اس میں سر اور گانے کی مشابہت پائی جاتی ہے جسے ممنوعہ گانے سے ملحق کیا جاتا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حاصل یہ ہوا کہ: آواز کے دو پہلو اور جہتیں ہیں: ایك تو اس کی قوت ہے، اور دوسری گھنٹی بجنا ہے، ....

سر اور گانے كے اعتبار سے اس ميں نفرت پيدا ہوئى ہے اور اس كى علت اس كا مزمار شيطان ہونا بيان كيا ہے " انتہى.

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

(نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بتايا ہے كہ فرشتے اس قافلہ كے ساتھ نہيں ہوتے جس ميں گھنٹى ہو؛ كيونكہ جانوروں كے چلنے اور ان كے ہلنے سے موسيقى اور سر پيدا ہو گا، اور يہ تو معلوم ہى ہے كہ گانے بجانے كے آلات حرام ہيں) انتہى.

ديكھيں: شرح رياض الصالحين (4 / 340).

اور رہا مسئلہ الارم والى گھڑى وغيرہ كا مسئلہ تو اس ميں گزارش يہ ہے كہ اگر تو يہ گھڑى وغيرہ موسيقى كى آواز پر مشتمل ہو تو يہ حرام ہے كيونكہ گانے بجانے كى حرمت ميں عمومى دلائل پائے جاتے ہيں، ليكن عام گھنٹى والى گھرى ميں كوئى حرج نہيں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

(اور جو كچھ الارم والى گھڑيوں اور اس كے مشابہ اشياء ميں ہے تو يہ ممنوعہ اشياء ميں شامل نہيں....

اور اسى طرح جو گھنٹى دروازے پر لگائى جاتى ہے، جسے بجا كر اجازت طلب كى جاتى ہے، كيونكہ بعض دروازوں پر اجازت لينے كے ليے گھنٹى لگى ہوتى ہے، اس ميں بھى كوئى حرج نہيں، اور يہ ممانعت ميں شامل نہيں ہوتى، اس ليے كہ يہ كسى جانور وغيرہ پر لٹكى ہوئى نہيں، اور نہ ہى اس سے وہ سر حاصل ہوتا ہے جس سے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے منع كيا ہے) انتہى.

ديكھيں: شرح رياض الصالحين (4 / 340 - 341).

مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

حرام گھنٹى كونسى ہے ؟ يہ علم ميں رہے كہ اس وقت اليكٹرانك گھنٹياں موجود ہيں، جن سے پرندوں كى آوازيں پيدا ہوتى ہيں، اور گھڑيوں ميں بھى ہر گھنٹہ بعد گھنٹى بجتى ہے، اور اس كے علاوہ بھى كئى قسم كى گھنٹياں پائى جاتى ہيں ؟

تو كميٹى كا جواب تھا:

" گھروں اور سکولوں وغیرہ میں استعمال کی جانے والی گھنٹیاں اس صورت میں جائز ہیں جب یہ حرام پر مشتمل نہ ہوں، مثلا عیسائیوں کے ناقوس کی آواز کی طرح، یا پھر موسیقی کی آواز پر مشتمل نہ ہوں، کیونکہ اس صورت میں اس موسیقی اور ناقوس کی آواز کی بنا پر یہ حرام ہونگی " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (26 / 284).

واللہ اعلم .

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس قافلہ میں کتا اور گھنٹی ہو اس کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2113).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" گھنٹی مزمار شیطان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2114).

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

گھنٹی کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ: گھنٹی سے فرشتوں کی نفرت کا باعث یہ ہے کہ یہ ناقوس کے مشابہ ہے، یا پھر ان لٹکانے والی اشیاء میں ہے جس سے منع کیا گیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے اس کا سبب آواز کی کراہت ہے، اور اس کی تائید مزامیر شیطان والی روایت کرتی ہے " انتہی.

اس کی آواز سے کراہت کا سبب یہ ہے کہ اس میں سر اور گانے کی مشابہت پائی جاتی ہے جسے ممنوعہ گانے سے ملحق کیا جاتا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حاصل یہ ہوا کہ: آواز کے دو پہلو اور جہتیں ہیں: ایك تو اس کی قوت ہے، اور دوسری گھنٹی بجنا ہے، ....

سر اور گانے کے اعتبار سے اس میں نفرت پیدا ہوئی ہے اور اس کی علت اس کا مزمار شیطان ہونا بیان کیا ہے "

انتہی.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو؛ کیونکہ جانوروں کے چلنے اور ان کے ہلنے سے موسیقی اور سر پیدا ہو گا، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ گانے بجانے کے آلات حرام ہیں) انتہی.

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (4 / 340).

اور رہا مسئلہ الارم والی گھڑی وغیرہ کا مسئلہ تو اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر تو یہ گھڑی وغیرہ موسیقی کی آواز پر مشتمل ہو تو یہ حرام ہے کیونکہ گانے بجانے کی حرمت میں عمومی دلائل پائے جاتے ہیں، لیکن عام گھنٹی والی گھری میں کوئی حرج نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(اور جو کچھ الارم والی گھڑیوں اور اس کے مشابہ اشیاء میں ہے تو یہ ممنوعہ اشیاء میں شامل نہیں....

اور اسی طرح جو گھنٹی دروازے پر لگائی جاتی ہے، جسے بجا کر اجازت طلب کی جاتی ہے، کیونکہ بعض دروازوں پر اجازت لینے کے لیے گھنٹی لگی ہوتی ہے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں، اور یہ ممانعت میں شامل نہیں ہوتی، اس لیے کہ یہ کسی جانور وغیرہ پر لٹکی ہوئی نہیں، اور نہ ہی اس سے وہ سر حاصل ہوتا ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے) انتہی.

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (4 / 340 ـ 341).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

حرام گھنٹی کونسی ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ اس وقت الیکٹرانک گھنٹیاں موجود ہیں، جن سے پرندوں کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں، اور گھڑیوں میں بھی ہر گھنٹہ بعد گھنٹی بجتی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی قسم کی گھنٹیاں پائی جاتی ہیں ؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

" گھروں اور سکولوں وغیرہ میں استعمال کی جانے والی گھنٹیاں اس صورت میں جائز ہیں جب یہ حرام پر مشتمل نہ

ہوں، مثلا عیسائیوں کے ناقوس کی آواز کی طرح، یا پھر موسیقی کی آواز پر مشتمل نہ ہوں، کیونکہ اس صورت میں اس موسیقی اور ناقوس کی آواز کی بنا پر یہ حرام ہونگی " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (26 / 284).

واللہ اعلم .